Dr. Rizwana Perween

R. N. College Hajipur Vaishali

B. A Part - I (Hon.)

Paper - I

Date - 2[illegible] | 11 | 2020

Time :- 10 : 30 - 11 : 20 A.M

Topic :- Urdu Ghazal ki taarikh or hayat.

غزل کی ہیئت

ہیئت کے اعتبار سے غزل اشعار کا وہ مجموعہ ہے جس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اسے مطلع کہتے ہیں۔ باقی اشعار کے پہلے مصرعے میں ردیف و قافیہ کی کوئی پابندی نہیں رہتی تاہم دوسرے مصرعے میں یہ پابندی برقرار رہتی ہے۔ اگر ایک مطلع کے بعد دوسرا شعر بھی ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ پھر آجاتا ہے تو اسے حسن مطلع کہتے ہیں۔ غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

غزل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے اشعار میں کوئی معنوی ربط و تسلسل نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر شعر اپنی ایک منفرد اکائی ہوتا ہے یعنی ہر شعر اپنے اندر ایک مکمل مفہوم رکھتا ہے۔ اس طرح غزل کی خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا کر دئے جائیں۔

غزل کے اہم کردار

عاشق، معشوق، رقیب، رازدان، قاصد، حاسد وغیرہ غزل کے اہم کردار ہوتے

ہیں جن کا ذکر غزل میں مختلف پیرائے میں ہوتا ہے۔

غزل کی تاریخ

اردو میں غزل کی تاریخ سلطان قلی قطب شاہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر کہا جاتا ہے۔ دکنی شعراء میں ولی دکنی پہلا غزل گو ہے اس کی شعری خوبیوں کا یہ عالم تھا اس کی شاعری اور فن کی اتباع شمالی ہند کے کئی شعراء نے کی ہے۔ میر تقی میر کو استاد شاعر اور بادشاہ غزل مانا جاتا ہے۔ ان کے کلام میں بے ساختگی تاثیر اور سوز و گداز ہے۔ دہلی میں غزل گوئی کو عروج اس وقت حاصل ہوا جب مغلیہ سلطنت کا چراغ ٹمٹما رہا تھا اور غالب اور داغ وغیرہ کی غزل گوئی نے ایک زمانے کو متاثر کیا۔ دہلی اجڑنے کے بعد شعراء نے لکھنؤ کی طرف کوچ کیا۔ جہاں پر نواب آصف الدولہ نے ان کی پذیرائی کی اور اس فن کو دوام بخشا۔ مگر اس دور میں غزل نے لکھنؤ کی تہذیب کا اتنا اثر قبول کیا کہ اس میں ابتذال پیدا ہوگیا۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد حالات نے کروٹ لی تو صحت مند سماجی اور ادبی شعور رکھنے والوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مروجہ غزل بے وقت کی راگنی بن گئی ہے لہٰذا اس میں اصلاح ضروری ہے۔ ۲۰ ویں صدی میں اس میں بہت سی اصلاحات کی گئیں مگر اس صنف میں جدید شعراء میں کوئی جان باقی نہ رہی اور اب تو چند شعراء ہی ایسے ہیں جن کی وجہ سے غزل کی آبرو باقی ہے۔ ورنہ زیادہ تر شعراء نے خیالات کی ترجمانی کے راستے سے اس کی ہیئت اور فن کو پورے طور پر بگاڑ دیا ہے۔